ایڈیٹر
خواجہ حسن ثانی نظامی
معاون
خواجہ سید مہدی نظامی

منادیًا ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

ماہنامہ منادی

نئی دہلی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط و کتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ:-
خواجہ حسن ثانی نظامی
اگحاد حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

سالانہ قیمت پندرہ ۱۵ روپے
غیر ممالک سے چھ ڈالر
فی پرچہ ایک روپیہ ۵۰ پیسے

منادی ۱۹۲۶ء سے جاری ہے | یہ اکسٹھویں (۶۱) جلد ۱۹۸۶ء کا پہلا شمارہ ہے

فہرست

سرخ لکیر

عنوان کے نیچے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی قیمت اس شمارے سے ختم ہو گئی اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی جلد منی آرڈر کے ذریعے قیمت بھیج کر ممنون فرمائیے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے۔

(مینجر)

پرنٹر پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے جمال پرنٹنگ پریس دہلی میں چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا

شروع بنام اللہ قلم کار کل		نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفاتحہ

کہتی ہے زبان شوق معبود ہے تو		جھکتا ہے سر نیاز مسجود ہے تو
ادنیٰ یہ کرشمہ ہے ترے جلوے کا		آنکھوں سے نہاں دل میں موجود ہے تو

پھولوں کے لباس میں تری ہی بو ہے		کانٹوں کی سرشت میں تری ہی خو ہے
باطن کی نظر سے کوئی دیکھے تو کھلے		ہر سو چمنِ دہر میں تو ہی تو ہے

ذرے ذرے میں تیری صنعت دیکھی		قطرے قطرے میں تیری قدرت دیکھی
پتے پتے میں تیرا جلوہ دیکھا		غنچے غنچے میں تیری صورت دیکھی

تو عشرت جاوید ہے غم ناک ہیں ہم		تو نور مجسم ہے کف خاک ہیں ہم
بھرپور نظر کر، کہ فنا ہو جائیں		تو برق تجلی اخس و خاشاک ہیں ہم

تو چاہے تو ذرے کو ہمالا کر دے		چھوٹے کو بڑا پست کو بالا کر دے
قدرت سے تری بعید جب کچھ بھی نہیں		دل کے بھی اندھیرے کو اجالا کر دے

از حضرت سید ولی الرحمٰن ولی کاکویؒ

قرآن کے فرمان

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ
بِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

اور تم اللہ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضے میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں کرتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں جو کہ بخل کرتے ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہوں اور وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔ (النساء ع ۶)

سنہری جالیوں کے سامنے

(از خواجہ عابد نظامی)

قلب شاداں ہے سنہری جالیوں کے سامنے
روح فرحاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

مل رہا ہے گنبد خضرا کے سائے میں سکون
راحتِ جاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

آرزو ہے کیف آگیں ذوق ہے وجد آفریں
شوق رقصاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

بار بار ان کو میں چوموں اپنی آنکھوں سے ملوں
کتنا ارماں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

جگمگاتے ہیں سرِ مژگاں مسرت کے دیئے
کیا چراغاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

ان کا فیضان کرم جو ہے محیط کائنات
وہ فراواں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

مشعل عرفاں کہ جس سے ہے زمانہ مستنیر
وہ فروزاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

جس سرو سامان رحمت کے لیے ترسا کیے
کتنا ارزاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

خارزار زیست کا رہرو یہاں جو آگیا
گل بداماں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

عالمِ اسلام جن امراض میں ہے مبتلا
ان کا درماں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

اک زمانہ ان کے خوان لطف کا ہے ریزہ خوار
خلق مہماں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

آنکھوں سے آنسو ہیں جاری کپکپی ہونٹوں پہ ہے
جسم لرزاں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

ملگجی فردِ عمل لے کر میں حاضر ہوں حضورؐ!
دل پشیماں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

کاش پوچھیں لوگ عابدؔ کو تو دنیا یہ کہے
وہ! ثنا خواں ہے سنہری جالیوں کے سامنے

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از پیر محمد کرم شاہ الازہری، ترتیب انتخاب: خواجہ عابد نظامی)

"اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں"

اس آیۂ کریمہ میں خالق کی زبان، اپنی تخلیق کے شاہکار کی توصیف فرما رہی ہے، اس سے پوری طرح لطف اندوز ہونے کے لئے آپ کو ذرا صبر سے کام لینا ہوگا۔ اس آیت کا ہر کلمہ اپنے اندر معانی و معارف کی ایک دنیا لئے ہوئے ہے، اس لئے ہر کلمہ کا دقّتِ نظر سے مطالعہ کرنا پڑے گا۔ شاید لطف خداوندی پردے کو سرکا دے اور شاہدِ معنیٰ کی ایک جھلک نصیب ہو جائے۔

پہلے یہ سمجھئے کہ خلق کس کو کہتے ہیں۔ امام فخرالدین رازی اس کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

اَلْخُلُقُ مَلَکَۃٌ نَفْسَانِیَّۃٌ یَسْھُلُ عَلَی الْمُتَّصِفِ بِھَا الْاِتْیَانُ بِالْاَفْعَالِ الْجَمِیْلَۃِ

"یعنی خُلق، نفس کے اس ملکہ اور استعداد کو کہتے ہیں جس میں وہ پایا جائے۔ اس کے لئے افعالِ جمیلہ اور خصائلِ حمیدہ پر عمل پیرا ہونا آسان اور سہل ہو جائے (کبیر)

پھر فرماتے ہیں "کسی اچھے اور خوبصورت فعل کا کرنا الگ چیز ہے، لیکن اس کو سہولت اور آسانی سے کرنا الگ چیز ہے کوئی کام خُلق اسی وقت کہلائے گا جب اس کے کرنے میں تکلف سے کام لینے کی نوبت نہ آئے"

(کبیر)

یعنی جس طرح آنکھ بے تکلف دیکھتی ہے، کان بے تکلف سنتے ہیں، زبان بے تکلف بولتی ہے اسی طرح سخاوت، شجاعت، حیا، حق گوئی، تقویٰ وغیرہ تجھ سے کسی تردد اور توقف کے بغیر صدور پذیر ہونے لگیں تو اس وقت ان امور کو تیرے اخلاق میں شمار کیا جائے گا۔

عظیم: بہت بڑا۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

ای لَا یُدْرِکُ شَاْوَہٗ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ۔

"مخلوق میں سے جس کی سرعتِ رفتار یا عزمِ بلند کو کوئی نہ پا سکے اسے عظیم کہتے ہیں"۔

علیٰ: استعلاء کے لئے ہے یعنی کسی پر حاوی ہونا، چھا جانا اور قابو پا لینے کے معنے میں استعمال ہوتا ہے۔ آیت یوں نہیں ہے وَاِنَّ لَکَ خُلُقًا عَظِیْمًا بلکہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اخلاق حمیدہ اور افعالِ پسندیدہ پر حضور کا قبضہ ہے، یہ سب زیر فرمان ہیں، حضور ان کے راکب اور شہسوار ہیں۔ اس لئے حضور کو ان امور کے لئے کسی تکلف اور بناوٹ کی ضرورت نہیں۔ آفتابِ ذات محمدی سے صفاتِ محمدیہ اور کمالات احمدیہ کی کرنیں خود بخود پھوٹتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دیا قل لا اسئلکم علیہ اجرًا وما انا من المتکلفین۔ اے حبیب! آپ اعلان کر دیں کہ میں تم لوگوں سے نہ کسی اجر کا مطالبہ کرتا ہوں اور نہ میں تکلف اور بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔

انک لعلیٰ خُلُقٍ عظیم فرما کر بتا دیا کہ حضور کی ذات تمام کمالات کی جامع ہے۔ وہ کمالات جو پہلے نبیوں اور رسولوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ وہ مجموعی طور اپنی تمام جلوہ سامانیوں اور اپنی جملہ رعنائیوں کے ساتھ

اس ذاتِ اقدس واطہر میں موجود ہیں، شکرِ نوح، خُلّتِ ابراہیم، اخلاصِ موسیٰ، صدقِ اسمٰعیل، صبرِ یعقوب، تواضعِ سلیمان علیہم الصلوٰۃ والسلام سب یہاں جمع ہیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام شرف الدین بوصیری نے اپنے مخصوص انداز میں کیا خوب فرمایا ہے:

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ وَّلَمْ
یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ فَاِنَّہٗ شَمْسُ
فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا
لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ۔

یعنی "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ظاہری شکل وصورت اور سیرت واخلاق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے برتر ہیں۔ کوئی نبی آپ کے مقامِ علمی اور شانِ کرم کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضور کی ذات بزرگی کا آفتاب ہے۔ سارے انبیاء آپ کے ستارے ہیں اور وہ ستارے عہدِ جاہلیت کے اندھیروں میں آپ کے انوار اور تابانیوں کو ظاہر کرتے رہے ہیں۔"

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب کسی نے خلقِ مصطفوی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مختصر اور جامع جواب دیا: کان خلقہ القرآن۔ حضور کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جن محاسن واوصاف اور مکارمِ اخلاق کو اپنانے کا قرآن نے حکم دیا ہے حضور ان سے کمال درجہ متصف تھے اور جن لغو باتوں اور فضول کاموں سے بچنے کی ترغیب دی ہے، حضور ان سے پوری طرح منزہ اور مبرا تھے۔ ایک دوسرے شخص نے جب یہی سوال کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا سورہ المومنون کی پہلی دس آیتیں پڑھ لو، ان میں ہی حضور کے خلق کی صحیح تصویر ہے۔

محمد بن حکیم ترمذی قدس سرہ فرماتے ہیں:
"ہیچ خلق بزرگ تر از خلقِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبودہ چہ ز مشیت خود دست باز داشت وخود را کلی با حق گزاشت۔"

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلق سے کسی کا خلق اعلیٰ نہیں کیونکہ حضور اپنی مرضی اور مشیت سے دست کش ہو گئے اور اپنے آپ کو کلیۃً حق تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔"

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:
"نہ از بلا منحرف شد ونہ از عطا منصرف گشت۔" (روح البیان)

"یعنی نہ آلام ومصائب کے باعث شاہدِ حقیقی سے منہ موڑا اور نہ جود وعطا سے دامن بھر لینے کے بعد اس سے بے رخی برتی۔"

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ملاحظہ ہو:
سُمِّیَ خُلُقُہٗ عَظِیْمًا لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ لَہٗ ھِمَّۃٌ سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی (قرطبی)

"حضور کے خلق کو عظیم اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بغیر حضور کی کوئی خواہش نہ تھی۔"

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

لَہٗ ھِمَمٌ لَا مُنْتَھٰی لِکِبَارِھَا وَھِمَّتُہُ
الصُّغْرٰی اَجَلُّ مِنَ الدَّھْرِ۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمتیں اور حوصلے بے شمار ہیں جو ان میں سے بڑے حوصلے ہیں ان کی تو حد ہی نہیں حضور کی چھوٹی سے چھوٹی ہمت اور حوصلہ زمانہ سے بزرگ تر ہے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:
اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ تَادِیْبًا حَسَنًا۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب

سکھایا اور اس کا ادب سکھانا بہت خوب سکھایا۔

جب اس عبد کریم کا مؤدب، مربی اور معلم خود رب العالمین ہے تو پھر اس تلمیذ ارشد کے حسن ادب، حسن تربیت اور کمال علم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے لگاتار دس سال حضور کی خدمت کی۔ حضور نے مجھے کبھی اف نہیں کہا۔ جو کام میں نے کیا، اس کے متعلق کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں کیا اور جو کام نہیں کیا اس کے متعلق کبھی نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسن و جمال میں بھی تمام لوگوں سے برتر تھے۔ میں نے کسی اطلس یا ریشم کو حضور کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ کوئی مشک، کوئی عطر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینے سے زیادہ خوشبودار میں نے نہیں سونگھا۔

شاہِ خوباں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف خود ہی ہر کمال، ہر جمال کے پیکرِ رعنا اور تصویرِ جمیل نہ تھے بلکہ اپنے نیاز مندوں کو بھی ان نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ آنے والی نسل انسانی کے لئے وہ ایک دلکش نمونہ بن گئے۔ بے شمار ارشاداتِ نبوی میں سے صرف چند آپ بھی سنئے جن میں صحابۂ کرام کو اخلاقِ حسنہ کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

۱۔ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن۔ (ترمذی حسن صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کرو۔ وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے پیش آیا کرو۔"

۲۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ما من شیءٍ اثقل فی میزان المؤمن یوم القیامۃ من خلق حسن وان اللہ تعالیٰ لیبغض الفاحش البذی۔

"فرمایا، قیامت کے دن مومن کے میزان میں حسنِ خلق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہ ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ فحش کلام کرنے والے بدزبان سے بغض رکھتا ہے۔"

۳۔ وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم یقول ما من شیءٍ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصلوٰۃ والصوم۔

"فرمایا میزانِ عمل میں جتنی چیزیں رکھی جائیں گی، ان میں حسنِ خلق زیادہ وزنی ہوگا اور اچھے اخلاق کا مالک اپنے حسنِ خلق کے باعث نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے کے مرتبہ کو پا لیتا ہے۔"

مندرجہ ذیل حدیث خصوصی توجہ سے پڑھئے

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان من احبکم الیّ واقربکم منی مجلساً یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقاً ... قال ان ابغضکم الیّ وابعدکم منی مجلساً یوم القیامۃ الثرثارون والمتشدقون

والمتفیھقون قالوا یارسول اللہ
قد علمنا الثرثارون والمتشدقون
فما المتفیھقون قال المتکبرون ۰
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے حضور نے فرمایا میرے نزدیک تم میں
سب سے زیادہ محبوب اور روز قیامت
تم میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ
لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہونگے
پھر فرمایا میرے نزدیک تم میں سے سب سے
زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن
تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ دور
بیہودہ باتیں کرنے والے، زبان دراز
اور متفیقہون ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا
رسول اللہ! پہلے دو لفظوں کا مطلب
ہماری سمجھ میں آگیا، تیسرے لفظ کا کیا
مطلب ہے۔ فرمایا متکبر لوگ۔

روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقیؒ نے یہ
حدیث نقل کی ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خلق کی تین سو ساٹھ صورتیں ہیں
جس میں توحید کے ساتھ ان میں سے ایک صورت بھی
پائی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا، قال ابوبکر رضی
اللہ عنہ، ھل فی منہا یارسول اللہ! صدیقؓ نے
عرض کی یارسول اللہ! ان میں سے کوئی چیز مجھ میں بھی
پائی جاتی ہے؟ قال کلھا فیک یا ابابکر واحبھا
الی اللہ السخاء حضور نے فرمایا اے ابوبکر تم میں
حسن خلق کی سب کی سب صورتیں موجود ہیں اور ان میں
سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخاوت بہت محبوب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے طفیل ہمیں بھی اخلاق حسنہ کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔
آمین ثم آمین۔